13340 ـ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت

سوال

گزارش ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیفیت نقاط میں بیان کریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

قبلہ رخ ہونا:

1 ـ مسلمان شخص جب نماز کے لیے کھڑا ہو تو جہاں بھی ہو فرضی اور نفلی نماز میں قبلہ کی طرف رخ کرے، قبلہ کی طرف رخ کرنا نماز کا رکن ہے، اس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی.

2 ـ میدان جنگ میں لڑائی کرنے والے مجاہد کے لیے نماز خوف اور شدید قسم کی لڑائی میں قبلہ رخ ہونا ساقط ہو جاتا ہے.

- اور اسی طرح ایسا کرنے سے عاجز شخص مثلا مریض یا کو شخص کشتی اور بحری جہاز میں ہو، یا پھر گاڑی اور ہوائی جہاز میں سوار شخص کو جب وقت نکل جانے کا خدشہ ہو تو وہ ایسے ہی نماز ادا کر لے.

- سواری اور جانور پر سوار ہو کر نفلی نماز اور وتر ادا کرنے والے سے بھی ساقط ہو جاتا ہے، اس کے لیے مستحب ہے کہ اگر ممکن ہو تو تکبیر تحریمہ کے وقت قبلہ رخ ہو اور پھر سواری جس طرف چاہے رخ کر لے.

3 ـ جو شخص کعبہ کو دیکھ رہا اوراس کا مشاہدہ کر رہا ہو اس کے لیے بعنیہ کعبہ کی طرف رخ کرنا واجب ہے، لیکن جو شخص اسے دیکھ نہیں رہا وہ کعبہ کی جہت کی طرف رخ کرے.

4 ـ اگر قبلہ کا رخ تلاش کرنے کی جدوجھد اور کوشش کے بعد آسمان ابر آلود ہونے یا کسی اور سبب کے باعث قبلہ

رخ کی بجائے کسی اور طرف نماز ادا کر لی تو نماز جائز ہے، اور اس کا اعادہ نہیں کیا جائیگا.

5 ـ اگر دوران نماز کوئی معتبر اور ثقہ شخص آکر اسے قبلہ کا رخ بتائے تو اسے نماز کے دوران ہی قبلہ رخ ہونے میں جلدی کرنی چاہیے، اور اس کی نماز صحیح ہو گی.

دوم: قیام:

6 ـ نمازی کے لیے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنی واجب ہے، اور یہ نماز کا رکن ہے، لیکن درج ذیل پر نہیں:

نماز خوف اور شدید لڑائی میں نماز ادا کرنے والے کے لیے سوار ہو کر بھی نماز ادا کرنا جائز ہے، اور وہ مریض جو قیام سے عاجز ہو اگر استطاعت ہو تو بیٹھ کر نماز ادا کرے، وگرنہ پہلو کے بل لیٹ کر، اور نفلی نماز ادا کرنے والے کے لیے بھی سوار ہو کر نماز ادا کرنی جائز ہے، یا اگر چاہے تو بیٹھ کر رکوع اور سجدہ اپنے سر کے اشارہ کے ساتھ کرے گا، اور اسی طرح مریض بھی، لیکن سجدہ رکوع سے کچھ نیچا ہونا چاہیے.

7 ـ بیٹھ کر نماز ادا کرنے والا اگر زمین پر سجدہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو سجدہ کرنے کے لیے اپنے سامنے کوئی اونچی چیز نہیں رکھ سکتا، بلکہ وہ سجدہ رکوع سے کچھ نیچا کرےگا ۔ جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں ۔.

کشتی یا بحری جہاز اور ہوائی جہاز میں نماز ادا کرنا:

8 ـ کشتی اور بحری جہاز میں فرضی نماز ادا کرنا جائز ہے، اسی طرح ہوائی جہاز میں بھی.

9 ـ اگر اسے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے میں گرنے کا خدشہ ہو تو اس کے لیے بیٹھ کر نماز ادا کرنا جائز ہے.

10 ـ بڑھاپے یا بدنی کمزوری کی بنا پر قیام میں کسی ستون یا لاٹھی پر سہارا لینا جائز ہے.

قیام اور بیٹھنے کو جمع کرنا:

11 ـ نمازی کے لیے قیام اللیل بغیر کسی عذر کے کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر نماز ادا کرنی جائز ہے، اور وہ دونوں حالتوں کو جمع بھی کر سکتا ہے، چنانچہ وہ بیٹھ کر قرآت کرے اور رکوع سے کچھ دیر قبل اٹھ کر کھڑا ہو اور باقی مانندہ آیات کھڑا ہو کر پڑھے اور رکوع کر کے سجدہ کر لے، پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرے.

12 ـ اور جب بیٹھ کر نماز ادا کرے تو چار زانو ہو کر بیٹھےگا، یا پھر جس طرح اسے آسانی ہو.

جوتے پہن کر نماز ادا کرنا:

13 ۔ نمازی کے لیے ننگے پاؤں نماز ادا کرنا جائز ہے، اور اسی طرح جوتے پہن کر بھی نماز ادا کرنا جائز ہے.

14 ۔ افضل یہ ہے کہ نمازی کے لیے ننگے پاؤں یا جوتے پہن کر جو بھی طریقہ آسان لگے اسی طرح نماز پڑھ لے؛ لہذا نماز کے لیے جوتے پہننے یا اتارنے کے لیے تکلف نہ کرے، چنانچہ ننگے پاؤں ہو تو ایسے ہی نماز پڑھ لے اور اگر جوتے پہنے ہوئے ہوں آسانی کی صورت میں جوتوں سمیت نماز ادا کر لے، اگر [دوران نماز] کوئی ضرورت پیش آ جائے تو جوتے اتار یا پہن بھی سکتا ہے۔"

15 ۔ اور اگر جوتے اتارے تو انہیں اپنی دائیں جانب نہ رکھے، بلکہ بائیں جانب رکھے، اور اگر اس کے بائیں جانب کوئی نماز ادا کر رہا ہو تو بائیں جانب بھی نہ رکھے، بلکہ اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھے، ۔ میں کہتا ہوں: اس میں بہت ہی لطیف اشارہ ہے کہ وہ جوتے اپنے سامنے نہ رکھے، کیونکہ یہ بے ادبی ہے اور سب نمازیوں کو اس سے خلل پیدا ہوتا ہے، آپ دیکھتے ہیں کہ سب لوگ اپنے جوتوں کی طرف نماز ادا کر رہے ہیں! ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ صحیح ثابت ہے.

منبر پر نماز ادا کرنا:

16 ۔ امام لوگوں کو نماز کی تعلیم دینے کے لیے کسی اونچی جگہ پر نماز ادا کر سکتا ہے، مثلا منبر پر چنانچہ وہ منبر یا اونچی جگہ پر ہی تکبیر تحریمہ کہہ کر قرآت کرے اور رکوع بھی وہیں کرےگا، اور پیچھے کی جانب ہٹتا ہوا منبر سے اتر کر زمین پر سجدہ کرےگا، پھر واپس منبر پر آکر دوسری رکعت میں بھی پہلی رکعت کی طرح کرے.

سترہ کے پیچھے نماز ادا کرنے کا وجوب اور سترہ کے قریب ہونا:

17 ۔ سترہ رکھ کر نماز ادا کرنی واجب ہے، اس میں مسجد اور غیر مسجد چھوٹے اور بڑے کا کوئی فرق نہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی فرمان ہے:

" سترہ کے بغیر نماز نہ پڑھو، اور اپنے سامنے سے کسی کو نہ گزرنے دو، اگر وہ انکار کرے تو اس سے جھگڑا کرو، کیونکہ اس کے ساتھ قرین ہے " یعنی شیطان ہے.

18 ۔ سترہ کے قریب ہونا واجب ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے.

19 ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدہ والی جگہ اور دیوار کے مابین بکری کے گزرنے جتنی جگہ تھی، چنانچہ جو شخص ایسا کرتا ہے اس نے واجب شدہ مسافت اختیار کی ۔ میں کہتا ہوں: اس سے ہم یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ سوریا وغیرہ کی مساجد جو میں نے دیکھی ہیں میں جو لوگ مسجد کے وسط میں دیوار یا ستون سے دور نماز ادا کرتے ہیں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم اور فعل سے غفلت کی بنا پر ہے.

سترہ کی بلندی کی مقدار:

20 ۔ سترہ زمین سے ایك یا دو بالشت اونچا ہونا ضروری ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم میں اگر کسی نے اپنے سامنے اونٹ کے کجاوہ کے پیچھے لکڑی جتنی کوئی چیز رکھی تو وہ نماز ادا کر لے، اس کے پیچھے سے گزرنے والے کی کوئی پرواہ نہ کرے "

مؤخرۃ کجاوے کے آخر میں لکڑی کو کہتے ہیں، اور الرحل اونٹ کے لیے اسی طرح ہے جس طرح گھوڑے کی کاٹھی ہوتی ہے، اس حدیث میں اشارہ ہے کہ زمین پر خط اور لکیر کھینچنا کفایت نہیں کرتا، اس کے متعلق مروی حدیث ضعیف ہے.

21 ۔ نمازی کو براہ راست سترہ کی طرف رخ کرنا چاہیے؛ کیونکہ سترہ کی طرف نماز ادا کرنے کا حکم ظاہر ہے، لیکن سترہ سے دائیں یا بائیں طرف ہونا کہ اس کی طرف ارادہ نہ کرے، ایسا کرنا ثابت نہیں.

22 ۔ زمین میں لگی ہوئی لکڑی وغیرہ یا درخت یا ستون کی طرف نماز ادا کرنا جائز ہے، اور اسی طرح چارپائی پر لحاف کے نیچے چھپ کر لیٹی ہوئی بیوی، اور سواری کی طرف چاہے اونٹ ہی کیوں نہ ہو بھی نماز ادا کرنا جائز ہے.

قبروں کی طرف رخ کر کے نماز کرنا حرام ہے:

23 ۔ مطلق طور پر کسی بھی قبر کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنی جائز نہیں، چاہے قبر نبی کی ہو یا ولی وغیرہ کی.

نمازی کے آگے سے گزرنے کی حرمت چاہے مسجد حرام میں ہی ہو:

24 ۔ اگر نمازی کے آگے سترہ ہو تو نمازی کے آگے سے گزرنا جائز نہیں اس مسئلہ میں مسجد حرام یا کسی اور مسجد میں کوئی فرق نہیں ہے، عدم جواز میں سب برابر ہیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی فرمان

ہے:

" اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو اپنے اوپر گناہ کا علم ہو جائے تو اس کے لیے چالیس کھڑے رہنا نمازی کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہے "

یعنی: اس اور اس کے سجدہ والی جگہ کے آگے سے - اور وہ مطاف کے کونے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سترہ کے بغیر نماز ادا کرنا اور لوگوں کا آپ کے آگے سے گزرنے والی حدیث صحیح نہیں ہے. اس لیے کہ اس میں یہ نہیں کہ ان کے اور سجدہ والی جگہ کے درمیان سے گزرا جا رہا تھا.

نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو روکنا واجب ہے، چاہے مسجد حرام میں ہی ہو.

25 ـ سترہ رکھ کر نماز ادا کرنے والے نمازی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے اور سترہ کے درمیان سے کسی کو گزرنے دے؛ کیونکہ حدیث میں ہے: " اور اپنے سامنے سے کسی کو نہ گزرنے دو .... " اور ایك دوسری حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: " تم میں سے اگر کوئی شخص سترہ کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہو اور کوئی شخص اس کے سامنے سے گزرنے لگے تو وہ اس کو سینہ پر دھکا مارے، اور اپنی استطاعت کے مطابق اسے منع کرے " اور ایك روایت میں ہے: " اسے دو بار منع کرے، اور اگر وہ نہ رکے تو اس سے جھگڑا کرے کیونکہ وہ شیطان ہے ".

گزرنے والے کو روکنے کے لیے آگے کی طرف چلنا:

26 ـ اپنے سامنے سے کسی غیر مکلف گزرنے والے مثلا جانور یا بچہ کو روکنے کے لیے ایك یا دو قدم آگے جانا جائز ہے، تا کہ وہ اس کے پیچھے سے گزر جائے.

نماز توڑنے والی اشیاء:

27 ـ نماز میں سترہ کی اہمیت یہ ہے کہ وہ سترہ کے پیچھے نماز ادا کرنے اور اس کے آگے سے گزر کے نماز خراب کرنے والے کے مابین حائل ہو جاتا ہے، لیکن جو نمازی سترہ نہیں رکھتا اگر اس کے آگے سے کوئی بالغ عورت یا گدھا اور سیاہ کتا گزر جائے تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی ہے.

سوم: نیت.

28 ـ نمازی جو نماز ادا کرنا چاہتا ہے اس کی دل کے ساتھ نیت اور اس نماز کا تعین کرنا ضروری ہے، مثلا ظہر یا عصر کی نماز، یا ظہر اور عصر کی سنتیں، اور یہ نماز کی شرط یا رکن ہے، لیکن زبان کے ساتھ نیت کرنا بدعت اور خلاف سنت ہے، آئمہ کرام میں سے کسی نے بھی ایسا کرنے کا نہیں کہا.

چہارم: تکبیر تحریمہ.

29 ـ پھر تکبیر تحریمہ " اللہ اکبر " کہہ کر نماز شروع کرے، تکبیر تحریمہ نماز کا رکن ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: " نماز کی کنجی وضوء اور اس کی تحریم تکبیر اور نماز کی تحلیل سلام ہے " یعنی اللہ تعالی نے جو افعال حلال کیے ہیں ان کی تحریم، اور اسی طرح نماز کی تحلیل یہ ہے کہ: اللہ تعالی نے نماز کے باہر جو افعال حلال کیے ہیں، اور تحلیل اور تحریم سے مراد حرام کرنا اورحلال کرنا.

30 ـ امام کے لیے علاوہ کوئی اور نمازوں کی تکبیر بلند آواز سے نہ کہے.

31 ـ اگر ضرورت ہو مثلا امام مریض ہو یا امام کی آواز کمزور ہو یا پھر نمازی زیادہ ہوں تو مؤذن کے لیے امام کی تکبیر کو لوگوں تك پہنچانا جائز ہے.

32 ـ امام کی تکبیر مکمل ہونے سے پہلے مقتدی تکبیر نہ کہے.

رفع الیدین اور اس کی کیفیت:

33 ـ تکبیر کے ساتھ یا تکبیر کے بعد یا قبل رفع الیدین کرے، یہ سب سنت سے ثابت ہے.

34 ـ رفع الیدین کرتے ہوئے انگلیاں کھلی ہوئی اور سیدھی ہوں.

35 ـ رفع الیدین کرتے وقت اپنی ہتھیلیاں کندھوں کے برابر کرے، اور بعض اوقات اس میں مبالغہ کرتے ہوئے کانوں کے کنارے کے برابر کرے ـ میں کہتا ہوں: لیکن انگوٹھوں کے ساتھ کانوں کی لو چھونے کی سنت میں کوئی دلیل اور اصل نہیں ملتی، بلکہ میرے نزدیك تو یہ وسوسہ کے اسباب میں سے ہے ..

ہاتھ باندھنے کی کیفیت:

36 ـ پھر تکبیر تحریمہ کے بعد اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھے، یہ انبیاء کرام کی سنت میں سے ہے، اور رسول کریم

صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے صحابہ کرام کو اس کا حکم دیا، چنانچہ ہاتھ چھوڑ کر لٹکانا جائز نہیں ہے.

37 ـ اور دایاں ہاتھ اپنی بائیں ہتھیلی کی پشت، اور گٹے اور کلائی پر رکھے.

38 ـ اور بعض اوقات دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں کو پکڑ کر رکھے، لیکن بعض متاخرین نے جو ہاتھ رکھنا اور پکڑنا دونوں کو ایک ہی وقت میں جمع کیا ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے.

ہاتھ رکھنے کی جگہ:

39 ـ دونوں ہاتھ صرف سینے پر رکھے، اس میں مرد اور عورت برابر ہیں. ۔ میں کہتا ہوں: سینے کے علاوہ کہیں اور رکھنا یا تو ضعیف ہے، یا پھر اس کی کوئی اصل نہیں.

40 ـ دایاں ہاتھ اپنے پہلو پر رکھنا جائز نہیں ہے.

خشوع اور سجدہ والی جگہ پر دیکھنا:

41 ـ نمازی کو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرنا چاہیے، اور خشوع پیدا کرنے سے روکنے والی ہر چیز مثلا نقش و نگار والی ا شیاء سے اجتناب کرے، اور اسی طرح اسے کھانے کی خواہش اور کھانا حاضر ہونے کی حالت میں نماز ادا نہیں کرنی چاہیے، اور نہ ہی پیشاب اور پاخانہ روک کر نماز ادا کرے.

42 ـ قیام کی حالت میں سجدہ والی جگہ پر نظر رکھے.

43 ـ دائیں اور بائیں التفات نہ کرے، کیونکہ التفات سے شیطان بندے کی نماز سے کچھ چھین لیتا ہے.

44 ـ آسمان کی طرف نظر اٹھانا جائز نہیں.

دعاء استفتاح:

45 ـ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ بعض دعاؤں سے قرآت کی ابتدا کرے، یہ دعائیں بہت ہیں، جن میں سے مشہور یہ ہے: " سُبحانك الله وبحمدِك , وتبارك اسمُك وتعالى جدُّك , ولا إله غيرك "اے اللہ تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، اور تیرا نام بابرکت ہے، اور تیری شان بلند ہے، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں " اسے پڑھنے کا حکم ثابت ہے، اس لیے اس کی پابندی کرنی چاہیے۔ جو شخص باقی دعائیں معلوم کرنا چاہتا ہے وہ " صفة صلاة

النبى صلى اللہ عليہ وسلم " صفحہ نمبر (91 ـ 95) طبع مكتبۃ المعارف رياض كا مطالعہ كريں.

پنجم: قرآت كرنا.

46 ـ پھر اعوذ باللہ من الشيطان الرجيم پڑھے.

47 ـ سنت يہ ہے كہ بعض اوقات " أعوذ بالله من الشيطان الرجيم ؛ من همزه , ونفخه , ونفثه " ميں شيطان مردود سے اللہ كى پناہ ميں آتا ہوں، اس كے شر سے اس كے وسوسوں سے، اس كے تكبر سے اس كى پھونكوں سے. النفث يہاں مذموم شعر مراد ہيں.

48 ـ اور بعض اوقات " أعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم ؛ من همزه , ونفخه , ونفثه " ميں شيطان مردود سے اللہ سميع و عليم كى پناہ ميں آتا ہوں، اس كے شر سے اس كے وسوسوں سے، اس كے تكبر سے اس كى پھونكوں سے.

49 ـ پھر جہرى اور سرى نماز ميں سرى طور پر " بسم اللہ الرحمن الرحيم " پڑھے.

سورۃ فاتحہ كى قرآت:

50 ـ پھر مكمل سورۃ فاتحہ كى تلاوت كرے، ـ بسم اللہ سورۃ ميں شامل ہے ـ سورۃ فاتحہ نماز كا ركن ہے، اس كے بغير نماز نہيں ہوتى، چنانچہ ہر ايك كو اسے حفظ كرنا چاہيے.

51 ـ جو شخص اسے پڑھنے كى استطاعت نہ ركھتا ہو وہ يہ كلمات كہے: " سبحان الله , والحمد لله , ولا إله إلا الله , والله أكبر , ولا حول ولا قوة إلا بالله " اللہ پاك ہے، سب تعريفات اللہ كے ليے ہيں، اللہ تعالى كے علاوہ كوئى معبود برحق نہيں، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ كے سوا كوئى زور اور كوئى طاقت نہيں.

52 ـ سورۃ فاتحہ كى قرآت ميں سنت يہ ہے كہ ايك ايك آيت كر كے پڑھى جائے، اور ہر آيت پر وقف كرے، چنانچہ بسم اللہ الرحمن الرحيم پڑھ كر وقف كرے اور پھر دوسرى آيت الحمد للہ رب العالمين پڑھے، اور پھر وقف كرنے كے بعد تيسرى آيت الرحمن الرحيم پڑھے اور وقف كرے... اسى طرح آخرى تك.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى سارى قرآت اسى طرح ہوتى تھى، ہر آيت كے آخر ميں وقف كرتے، اور بعد والى آيت كو اس كے ساتھ نہيں ملاتے تھے اگرچہ اس كا معنى پہلى آيت كے متعلقہ ہى ہو.

53 ـ مالك اور ملك دونوں قرآت پڑھنا جائز ہیں.

مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ کا پڑھنا:

54 ـ سری اور جھری نمازوں میں بھی مقتدی پر سورۃ فاتحہ پڑھنی واجب ہے، اگر امام کی قرآت نہ سن رہا ہو، یا پھر امام کے فارغ ہو کر خاموش ہونے کے بعد؛ تا کہ مقتدی اس وقت سورۃ فاتحہ کی قرآت مکمل کر سکے، اگرچہ اس خاموشی کو ہم سنت نہیں سمجھتے: ۔ میں کہتا ہوں: اس کے قائل کی دلیل اور اس کا رد سلسلۃ احادیث ضعیفہ حدیث نمبر (546 ـ 547) جلد (2) صفحہ (24 ـ 26) طبع دار معارف میں بیان ہوا ہے.

سورۃ فاتحہ کے بعد قرآت کرنا:

55 ـ پہلی دونوں رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورۃ یا کچھ آیات کی قرآت مسنون ہے، حتی کہ نماز جنازہ میں بھی.

56 ـ سورۃ فاتحہ کے بعد بعض اوقات لمبی قرآت کرے، اور بعض اوقات سفر یا نزلہ یا بیماری یا پھر بچے کے رونے کے باعث قرآت مختصر کرے.

57 ـ نمازوں کے اعتبار سے قرآت بھی مختلف ہو گی، چنانچہ نماز فجر میں باقی چاروں نمازوں سے قرآت لمبی ہو گی، پھر ظہر پھر اور عشاء اور پھر مغرب میں غالبا.

58 ـ اور قیام اللیل میں قرآت ان سب سے زیادہ لمبی ہو گی.

59 ـ سنت یہ ہے کہ دوسری رکعت کی بنسبت پہلی رکعت میں قرآت لمبی کی جائے.

60 ـ اور آخری دو رکعتوں میں پہلی دو رکعتوں کی بنسبت تقریبا نصف قرآت کم کرے ۔ اگر اس کی تفصیل معلوم کرنا چاہیں تو صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ نمبر (102) کا مطالعہ کریں.

ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کی قرآت کرنا:

61 ـ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کی قرآت واجب ہے.

62 ـ بعض اوقات آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی اور سورۃ پڑھنی مسنون ہے.

63 ۔ امام کے لیے جائز نہیں کہ سنت میں وارد شدہ قرآت سے زیادہ لمبی قرآت کرے، کیونکہ اس کے پیچھے عمر رسیدہ، یا دودھ پیتے بچے کی ماں، یا ضرورتمند کے لیے اس میں مشقت ہو سکتی ہے.

جھری اور سری قرآت کرنا:

64 ۔ نماز فجر، جمعہ، نماز عیدین، نماز استسقاء، نماز کسوف، اور مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں جھری قرآت کرنا واجب ہے.

اور نماز ظہر، نماز عصر اور مغرب کی تیسری اور عشاء کی آخری دو رکعتوں میں سری قرآت کرنی چاہیے.

65 ۔ امام کے لیے جائز ہے کہ بعض اوقات سری نمازوں میں بھی کوئی ایك آیت مقتدیوں کو سنا دیا کرے.

66 ۔ رات کی نماز اور وتر میں بعض اوقات سری قرآت کرے، اور بعض اوقات درمیانی آواز کے ساتھ جھری قرآت کرے.

قرآن ترتیل کے ساتھ پڑھنا:

67 ۔ سنت یہ ہے کہ قرآن مجید کی قرآت ترتیل کے ساتھ کی جائے، یہ نہیں .... اور نہ ہی تیزی کے ساتھ پڑھا جائے، بلکہ ایك ایك حرف کر کے اور خوش الحانی کے ساتھ تجوید کے معروف احکام کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے قرآت کی جائے، نہ تو اس طرح خوش الحانی کے ساتھ پڑھے جو بدعتی پڑھتے ہیں، اور نہ ہی موسیقی اور گانے کے قوانین اور اصول پر.

امام کی غلطی نکالنے کے لیے لقمہ دینا:

68 ۔ اگر امام قرآت میں غلطی کرے تو مقتدی کے لیے امام کو لقمہ دینا مشروع ہے.

ششم: رکوع کرنا:

69 ۔ جب قرآت سے فارغ ہو تو کچھ دیر کے لیے خاموش ہو جس میں سانس درست ہو جائے.

70 ۔ پھر تکبیر تحریمہ میں بیان کردہ طریقہ کے مطابق رفع الیدین کرے.

71 ـ اور رکوع کے لیے تکبیر کہے، یہ تکبیر واجب ہے.

72 ـ پھر اس طرح رکوع کرے کہ اس کے جوڑ صحیح طور پر بیٹھ جائیں، اور ہر عضو اپنی جگہ پکڑ لے، رکوع نماز کا رکن ہے.

رکوع کی کیفیت:

73 ـ رکوع میں اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے، اور ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر گھٹنوں پر اس طرح رکھے گویا کہ گھٹنے پکڑے ہوئے ہیں.

74 ـ اپنی کمر کو سیدھا پھیلائے کہ اگر اس پر پانی گرایا جائے تو ٹھر جائے.

75 ـ نہ تو سر کو جھکا کر رکھے، اور نہ ہی اٹھا کر بلکہ کمر کے برابر رکھے.

76 ـ اپنی دونوں کہنیاں پہلؤوں سے دور رکھے.

77 ـ رکوع میں تین بار یا زیادہ (سبحان ربی العظیم) کہے: ۔ اس کے علاوہ بھی کئی اور دعائیں ہیں جو رکوع میں کہی جاتی ہیں، ان میں سے کچھ لمبی ہیں اور کچھ درمیانی، اور کچھ چھوٹی، اس کے لیے صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ نمبر (132) طبع مکتبۃ المعارف کا مطالعہ کریں.

ارکان میں برابری کرنا:

78 ـ سنت یہ ہے کہ ارکان کی طوالت میں برابری کی جائے، چنانچہ رکوع اور قیام، اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے مابین جلسہ تقریبا برابر رکھے.

79 ـ رکوع اور سجود میں قرآن مجید پڑھنا جائز نہیں.

رکوع میں اعتدال پیدا کرنا:

80 ـ پھر رکوع سے اپنا سر اٹھائے، یہ رکن ہے.

81 ـ رکوع سے اٹھ کر اعتدال میں " سمع اللہ لمن حمدہ " کہے، یہ واجب ہے.

82 ـ رکوع سے اٹھ کر اعتدال کے وقت سابقہ طریہ کے مطابق رفع الیدین کرے.

83 ـ پھر اعتدال اور اطمنان کے ساتھ کھڑا ہو حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پکڑ لے، یہ رکن ہے.

84 ـ اس قومہ میں " ربنا و لك الحمد " کہے، اس کے علاوہ اور بھی کئی اذکار ہیں،اس کے لیے صفة صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ نمبر (135) کا مطالعہ کریں، یہ ہر نمازی پر واجب ہے، چاہے مقتدی ہی ہو، کیونکہ یہ قومہ کی دعاء اور ورد ہے، لیکن سمع اللہ لمن حمدہ اعتدال کی دعاء ہے، قومہ میں ہاتھ باندھنے مشروع نہیں کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ملتی، اگر اس کی تفصیل معلوم کرنی ہو تو صفة صلاة النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں استقبال القبلہ کا مطالعہ کریں.

85 ـ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے اس قومہ اور رکوع کی طوالت میں برابر کرے.

ہفتم: سجدہ کرنا:

86 ـ پھر تکبیر اللہ اکبر کہے، یہ واجب ہے.

87 ـ اور بعض اوقات رفع الیدین کرے.

ہاتھوں لگا کر نیچے جانا:

88 ـ پھر سجدہ جاتے ہوئے گھٹنوں سے قبل نیچے ہاتھ لگائے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کا حکم دیا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے بھی یہی ثابت ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی طرح بیٹھنے سے منع فرمایا ہے.

وہ اس طرح کہ اونٹ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہے جو کہ اس کی اگلی جانب ہوتے ہیں.

89 ـ جب سجدہ کرے - یہ رکن ہے - تو اپنی ہتھیلیوں کو کھول کر اس پر اعتماد کرے.

90 ـ ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر رکھے.

91 ـ انگلیوں کو قبلہ رخ رکھے.

92 ـ اپنى ہتھيلياں كندھوں كے برابر ركھے.

93 ـ بعض اوقات كانوں كے برابر كرے.

94 ـ بازوں زمين سے بلند كر كے ركھے، يہ واجب ہے، اور كتے كى طرح نہ پھيلائے.

95 ـ ناك اور پيشانى زمين پر ٹكائے، يہ ركن ہے.

96 ـ اپنے دونوں گھٹنے بھى زمين پر ٹكائے.

97 ـ اور اسى طرح پاؤں كى كنارے بھى.

98 ـ اپنے پاؤں كھڑے كر كے ركھے. يہ سب كچھ واجب ہے.

99 ـ پاؤن كى انگليوں كا رخ قبلہ كى طرف كرے.

100 ـ دونوں ايڑيوں كو آپس ميں ملا كر ركھے.

سجدے ميں اعتدال كرنا:

101 ـ سجدے ميں اعتدال كرنا واجب ہے، وہ اس طرح كہ سجدے كے سارے اعضاء: پيشانى، ناك، دونوں ہتھيلياں، دونوں گھٹنے، اور دونوں پاؤں كى انگليوں پر برابر سہارا لے.

102 ـ جو شخص سجدہ ميں اس طرح اعتدال كرتا ہے، اس نے يقينى طور پر سجدہ اطمنان سے كيا، سجدہ ميں اطمنان ركن ہے.

103 ـ سجدہ ميں تين يا اس سے زيادہ بار " سبحان ربى الاعلى " كہے، اس كے علاوہ بھى سجدہ كى دعائيں ہيں جو آپ كو صفۃ صلاۃ النبى صلى اللہ عليہ وسلم صفحہ نمبر (145) ميں مل سكتى ہيں.

104 ـ سجدہ ميں كثرت سے دعاء كرنا مستحب ہے، كيونكہ يہ قبوليت كى كا مقام ہے.

105 ـ سجدہ اور ركوع طوالت ميں تقريبا برابر ہو جيسا كہ بيان ہو چكا ہے.

106 ۔ سجدہ زمین پر یا پیشانی اور زمین میں کسی حائل کپڑا یا چٹائی یا بچھونا وغیرہ پر کرنا جائز ہے.

107 ۔ سجدہ میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز نہیں.

دونوں سجدوں کے مابین پاؤں بچھانا اور اقعاء کرنا:

108 ۔ پھر سجدہ سے سر اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہے، یہ واجب ہے.

109 ۔ بعض اوقات رفع الیدین کرے.

110 ۔ پھر اطمنان کے ساتھ بیٹھ جائے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر واپس چلی جائے، یہ رکن ہے.

111 ۔ اپنا بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے، یہ واجب ہے.

112 ۔ اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرے.

113 ۔ انگلیوں کو قبلہ رخ کرے.

114 ۔ اور بعض اوقات اقعاء کرنا جائز ہے، وہ یہ کہ دونوں ایڑیوں اور پاؤں کے اوپر والے حصہ پر بیٹھے.

115 ۔ اس جلسہ میں " اللہم اغفرلی، وراحمنی، واجبرنی، وارفعنی، و عافنی و ارزقنی " کہے: اے اللہ مجھے بخش دے، اور مجھ پررحم فرما، اور میری حالت درست فرما، اور میرے درجات بلند فرما، مجھے عافیت سے نواز، اور مجھے روزی عطا فرما.

116 ۔ اور اگر چاہے تو یہ دعا پڑھے" رب اغفرلی، رب اغفر لی " اے پروردگار مجھے بخش دے، مجھے بخش دے.

117 ۔ جلسہ طوالت کے اعتبار سے سجدہ کے برابر ہو.

دوسرا سجدہ:

118 ۔ پھر تکبیر اللہ اکبر کہے، یہ واجب ہے.

119 ۔ بعض اوقات اس تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرے.

120 ـ اور دوسرا سجدہ کرے، یہ بھی رکن ہے۔

121 ـ جس طرح پہلے سجدہ میں کیا تھا اس میں بھی اسی طرح کرے۔

جلسہ استراحت:

122 ـ جب دوسرے سجدے سے سر اٹھائے اور دوسری رکعت کے لیے اٹھنا چاہے تو تکبیر کہے۔ یہ واجب ہے۔

123 ـ بعض اوقات رفع الیدین کرے۔

124 ـ اٹھنے سے قبل بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائے حتی کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر چلی جائے۔

دوسری رکعت:

125 ـ پھر دونوں بند ہاتھوں کو زمین پر رکھ کر ان پر سہارا لیتے ہوئے دوسری رکعت کے لیے اٹھ جائے، ہاتھ اس طرح بند ہوں جس طرح آٹا گوندھنے والی بند کرتی ہے۔ یہ رکن ہے۔

126 ـ اس رکعت میں بھی پہلی رکعت کی طرح کرے۔

127 ـ لیکن دعاء استفتاح نہیں پڑھےگا۔

128 ـ دوسری رکعت پہلی سے چھوٹی کرے۔

تشھد کے لیے بیٹھنا:

129 ـ جب دوسری رکعت سے فارغ ہو تو تشھد کے لیے بیٹھے، یہ واجب ہے۔

130 ـ جیسا کہ بیان ہو چکا ہے دو سجدوں کے مابین بیٹھنے کی طرح بایاں پاؤں بچھا کر بیٹھے۔

131 ـ لیکن یہاں اقعاء یعنی دونوں پاؤں کھڑے کر کے بیٹھنا جائز نہیں۔

132 ـ اپنی بائیں ہتھیلی دائیں گھٹنے اور ران پر رکھے، اور اس کی کہنی کا آخر ران پر ہونا چاہیے، اس سے دور نہ ہو۔

133 ـ بائیں ہتھیلی بائیں گھٹنے اور ران پر پھیلا کر رکھے.

134 ـ ہاتھ پر سہارا لگا کر بیٹھنا جائز نہیں، خاص کر بائیں ہاتھ پر.

انگلی کو حرکت دینا اور اس کی طرف دیکھنا:

135 ـ دائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کر کے رکھے، اور بعض اوقات اپنا انگوٹھا انگشت شہادت پر رکھے.

136 ـ اور بعض اوقات ان دونوں کا حلقہ بنا لے.

137 ـ انگشت شہادت کے ساتھ قبلہ کی جانب اشارہ کرے.

138 ـ اپنی نگاہ اس کی طرف کرے.

139 ـ تشہد کی ابتدا سے لیکر آخر تك انگلی کو حرکت دے.

140 ـ بائیں ہاتھ کی انگلی سے اشارہ نہ کرے.

141 ـ ساری تشہد میں یہی فعل کرے.

تشہد کے الفاظ:

142 ـ تشہد واجب ہے، اوراگر کوئی شخص تشہد بھول جائے تو وہ سجدہ سہو کرے گا.

143 ـ تشہد کے الفاظ سری طور پر پڑھے گا:

144 ـ تشہد کے الفاظ یہ ہے:

" التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلا اللَّهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ "

سب درود وظیفے اللہ ہی کے لیے ہیں، اور سب عجز و نیاز اور سب صدقے و خیرات بھی اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر سلام اور اللہ کی برکتیں اور اس کی رحمتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اس کے نیك بندوں

پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں "

میری کتاب میں دوسرے الفاظ بھی مذکور ہیں، جو صحیح ثابت ہیں، لیکن میں نے یہاں سب سے زیادہ صحیح درج کیے ہیں.

السلام علی النبی: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہی سلام مشروع ہے، اور ابن مسعود، عائشہ، ابن زبیر رضی اللہ تعالی عنہم کی تشہد میں یہی سلام ثابت ہے، جو بھی اس کی تفصیل دیکھنا چاہے وہ صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ (161) طبعہ مکتبۃ المعارض الریاض کا مطالعہ کرے.

145 ـ اس کے بعد درود ابراہیمی پڑھے:

" اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ "

اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر رحم و کرم فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل پر رحم و کرم فرمایا، یقینا تو تعریف والا اور بڑی بزرگی والا ہے، اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی، یقینا تو تعریف کے لائق اور بڑی بزرگی والا ہے.

146 ـ اور اگر آپ مختصر کرنا چاہیں تو یہ پڑھیں:

" اللهم صل على محمد , وعلى آل محمد , وبارك على محمد وعلى آل محمد , كما صليت وباركت على إبراهيم , وعلى آل إبراهيم , إنك حميد مجيد "اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر رحم و کرم فرما، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحم و کرم کیا اور برکت نازل فرمائی، یقینا تو تعریف کے لائق اور بڑی بزرگی والا ہے"

147 ـ پھر اس تشہد میں ثابت شدہ دعاؤں سے جو اسے اچھی لگے اس کے ساتھ اللہ سے دعاء کرے.

تیسری اور چوتھی رکعت:

148 ـ پھر تكبير كہے، يہ واجب ہے، سنت يہ ہے كہ تكبير بيٹھے ہى كہے.

149 ـ بعض اوقات رفع اليدين كرے.

150 ـ پھر تيسرى ركعت كے ليے اٹھے، يہ بعد والى كى طرح ركن ہے.

151 ـ جب چوتھى ركعت كے ليے كھڑا ہونا چاہے تو اسى طرح كرے.

152 ـ ليكن اٹھنے سے قبل اپنے بائيں پاؤں پر اچھى طرح اعتدال كے ساتھ بيٹھ جائے، حتى كہ ہر ہڈى اپنے مقام پر چلى جائے.

153 ـ پھر دوسرى ركعت كے ليے اٹھنے كى طرح اپنے ہاتھوں پر سہارا لے كر اٹھ جائے.

154 ـ پھر تيسرى اور چوتھى ركعت ميں سورۃ فاتحہ كى قرآت كرے يہ واجب ہے.

155 ـ بعض اوقات اس كے بعد ايك دو آيات پڑھ ليا كرے.

قنوت نازلہ اور اس كى جگہ:

156 ـ اگر مسلمانوں پر كوئى مصيبت نازل ہوئى ہو تو ان كے ليے دعاء قنوت كرنا مسنون ہے.

157 ـ دعاء قنوت كى جگہ ركوع كے بعد" ربنا و لك الحمد " والى دعاء پڑھنے كے بعد ہے.

158 ـ اس كے ليے كوئى مخصوص اور راتب دعاء نہيں، بلكہ جو بھى دعاء مناسب ہو كر سكتا ہے.

159 ـ يہ دعاء ہاتھ اٹھا كر كرے.

160 ـ اگر امام ہے تو بلند آواز سے دعاء كرے.

161 ـ مقتدى اس دعاء پر آمين كہينگے.

162 ـ جب دعاء سے فارغ ہو تو تكبير كہہ كر سجدہ كرے.

قنوت وتر اور اس كى جگہ، اور اس كے الفاظ:

163 ۔ بعض اوقات وتر میں قنوت کرنا مسنون ہے.

164 ۔ اس کی جگہ قنوت نازلہ کے برخلاف رکوع سے قبل ہے.

165 ۔ قنوت وتر میں درج ذیل دعاء کرے:

" اللهم اهدني فيمن هديت وعافني فيمن عافيت , وتولني فيمن توليت , وبارك لي فيما أعطيت , وقني شر ما قضيت فإنك تقضي ولا يقضى عليك وإنه لا يذل من واليت ولا يعز من عاديت تباركت ربنا وتعاليت , ولا منجا منك إلا إليك "

اے اللہ جن لوگوں کو تو نے ہدایت دی ان میں مجھے بھی ہدایت دے اور جن کو تو نے معافی دی ان میں مجھے بھی معافی دے، اور جن کی تو نے ذمہ داری لی مجھے بھی ان میں شامل فرما، اور جو تو نے مجھے عطا کیا اس میں برکت عطا فرما، اور تو نے جو فیصلہ کر رکھا ہے اس کی تکلیف سے مجھے محفوظ رکھ، یقینا تو فیصلہ کرنے والا ہے، اور تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، جسے تو دوست بنائے وہ ذلیل نہیں ہوتا، اور جس کو تو دشمن بنا لے وہ ہرگز عزت نہیں پا سکتا، اے ہمارے رب تو بابرکت اور بلند و بالا ہے"

166 ۔ یہ دعاء رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے اس لیے جائز ہے،اور صحابہ کرام سے اس کا ثبوت ملتا ہے.

167 ۔ پھر رکوع کر کے دو سجدے کرے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے.

آخری تشھد اور تورک کرنا:

168 ۔ پھر آخری تشھد کے لیے بیٹھے.

169 ۔ اس تشھد میں بھی پہلی تشھد والے کام ہی کرے.

170 ۔ صرف اتنا ہے کہ اس میں تورک کر کے بیٹھے، یعنی اپنا بایاں پاؤں دائیں پنڈلی کے نیچے سے نکال لے.

171 ۔ اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے رکھے.

172 ۔ بعض اوقات پاؤں بچھانا بھی جائز ہے.

173 ـ بائیں ہتھیلی سے اپنے گھٹنے کو پکڑے اور اس پر سہارا لے.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا اور چار اشیاء سے پناہ طلب کرنا واجب ہے:

174 ـ اس تشھد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا واجب ہے، جیسا کہ ہم پہلی تشھد میں ہم اس کے بعض الفاظ بیان کر چکے ہیں.

175 ـ اللہ تعالی سے چار اشیاء سے پناہ مانگتے ہوئے یہ دعاء پڑھے:

" اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ "

اے اللہ بیشك میں جہنم اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہو، اور زندگی اور موت اور مسیح الدجال کے فتنہ کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں "

زندگی کے فتنہ سے مراد انسان کو زندگی میں پیش آنے والی دنیاوی آزمائیش اور شہوات و خواہشات ہیں.

اور موت کے فتنہ سے مراد قبر میں منکر اور نکیر کا سوال و جواب کرنا ہے.

اور مسیح الدجال کے فتنہ سے مراد یہ ہے کہ: عادت سے ہٹ کر وہ اعمال ہیں جو دجال کے ہاتھ پر وقوع ہونگے، جس کی بنا پر بہت سے لوگ اس کے الوہیت کے دعوی سے گمراہ ہو کر دجال کے پیچھے چل نکلیں گے.

سلام پھیرنے سے قبل دعاء کرنا:

176 ـ پھر اس کے جی میں جو آئے اپنے لیے مانگے، اور وہ دعاء کرے جو کتاب و سنت میں ثابت ہے، اور یہ دعائیں بہت اچھی اور زیادہ ہیں، اگر ان میں سے اسے کچھ یاد نہ ہو تو پھر اسے دین و دنیا کی بھلائی کے لیے جو دعا آسان لگے وہ کرے.

سلام پھیرنا اور اس کی اقسام:

177 ـ پھر اپنے دائیں جانب سلام پھیرے، یہ نماز کا رکن ہے، سلام اس طرح پھیرے کہ اس کے دائیں رخسار کی سفیدی نظر آنے لگے.

178 ـ اور پھر اپنے بائيں جانب سلام پھيرے كہ بائيں رخسار كى سفيدى نظر آنے لگے.

179 ـ امام سلام بلند آواز كے ساتھ كہے.

180 ـ سلام كے كئي ايك الفاظ ہيں:

پہلا: السلام عليكم و رحمۃ اللہ و بركاتہ. دائيں جانب كہے، اور بائيں جانب" السلام عليكم و رحمۃ اللہ كہے.

دوسرا: اس ميں و بركاتہ نہ كہے.

تيسرا: دائيں جانب السلام عليكم و رحمۃ اللہ كہے، اور بائيں جانب السلام عليكم كہے.

چوتھا: صرف سامنے كى جانب ہى ايك بار سلام پھيرے، ليكن اس ميں كچھ دائيں جانب مائل ہو.

ہمارے مسلمان بھائى مجھے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى نماز كا طريقہ ملا ميں نے اسے آپ كے سامنے ركھنے كى كوشش كى، تا كہ آپ كے سامنے نماز نبوى كا طريقہ واضح ہو جائے، اور آپ كے ذہن ميں اس طرح بيٹھ جائے جس طرح آپ نے اسے بعينہ اپنى آنكھوں سے ديكھا ہو.

اگر اس طريقہ كے مطابق نماز ادا كرينگے جو ميں نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى نماز كا طريقہ آپ كے سامنے ركھا ہے تو مجھے اللہ تعالى سے اميد ہے كہ وہ آپ كى اس نماز كو شرف قبوليت بخشےگا، كيونكہ اس طرح آپ نے حقيقتا نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان:

" نماز اس طرح ادا كرو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے ہوئے ديكھا ہے"

ثابت كر دكھايا.

پھر اس كے بعد يہ بھى ہے كہ آپ نماز ميں اپنا دل كو حاضر اور خيالات كو يكجا اور خشوع و خضوع پيدا كرنا مت بھوليں، كيونكہ بندے كا اپنے معبود اللہ عزوجل كے سامنے كھڑے ہونے كا سب سے بڑا مقصد اور غايت يہى ہے.

جس قدر آپ اس خشوع و خضوع كو جو ميں نے آپ كے سامنے بيان كيا ہے اپنے اندر پيدا كرينگے، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى